الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — قیمت ایک آنہ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن بھر کھانسی کی شکایت کم رہی۔ لیکن شام کو پھر زیادہ ہو گئی۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سر درد۔ اور ضعف ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گدی نشینوں کی خلافِ اسلام حرکات

"اس ملک کے گدی نشین، اور پیر زادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں۔ کہ ان کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ ان کی مجالس میں اگر جاؤ۔ تو بجائے قرآن شریف۔ اور کتبِ حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے۔ اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعوےٰ اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض ان میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں۔ اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں یہ ایسے پرانے زنگار ہیں۔ جو خیال میں نہیں آسکتا۔ کہ دور ہو سکیں۔ تاہم خدا تعالےٰ اپنی قدرتیں دکھائے گا اور اسلام کا حامی ہو گا۔" (کشتی نوح ص۶۸)

سنبھل کر قدم رکھو

"انجیل میں لکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ تم پر لعنت کریں۔ ان کے لئے برکت چاہو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ تم اپنی خودی سے کچھ بھی نہ کرو۔ تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گھر ہے۔ فتوے پوچھو۔ کہ ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ

چاہیئے۔ پس اگر خدا تمہارے دل میں ڈالے۔ کہ یہ لعنت کرنے والا قابلِ رحم ہے۔ اور آسمان میں اس پر لعنت نہیں تو تم بھی لعنت نہ کرو۔ تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اس کو معذور نہیں ٹھہراتا۔ اور تمہارے دل میں ڈالا گیا ہے۔ کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہے تو تم اس کے لئے برکت نہ چاہو۔ جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہیں چاہی۔ اور کسی نبی نے اس کو لعنت سے آزاد نہیں کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت میں جلدی نہ کرو۔ کہ بہتیری بدظنیاں جھوٹیاں ہیں اور بہتیری لعنتیں اپنے ہی پر پڑتی ہیں۔ سنبھل کر قدم رکھو۔ اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو۔ اور خدا سے مدد مانگو۔ کیونکہ تم اندھے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ اور صادق کو کذاب خیال کرو۔

ایک سید صاحب کی سادگی

"بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے۔ جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اور بہت تعلق تھا۔ جب میرے دعوائے مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی۔ تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔ یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا۔ ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کاموں سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بہتوں نے کہا۔ کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا۔ کہ ایسا دعویٰ کیا۔" (کشتی نوح ص۴۸)

105

وصیتیں

نمبر ۵۲۸۳:- منکہ ابوالفضل محمود ولد عبدالرحمٰن مرحوم قوم راجپوت پیشہ اشاعت اسلام عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن یوسف پور حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی تقریباً ۲۰ روپے ہے۔ آمدنی کا ۱/۸ حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ جو للعہ سالانہ یعنی ۲/۸ روپے ماہوار چندہ وصیت ہوگا۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۸ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان قرار دیتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ اگر میری آمدنی بڑھ جاتے تو انشاء اللہ چندہ وصیت بڑھا دوں گا۔

العبد:- ابوالفضل محمود

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش پنشنر محلہ دارالرحمت

گواہ شد:- مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال

نمبر ۵۲۵۹:- منکہ ملک عبداللہ خان حکیم ولد محمد علی حکیم مرحوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ساٹھ برس بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ اکتیس اکتوبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان رہائشی واقع محلہ ککے زئیاں جس کا میں واحد مالک ہوں۔ جس کا رقبہ تخمیناً ۲۵ × ۴۰ فٹ ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ البتہ مجھے ماہوار مبلغ بائیس روپیہ گورنمنٹ سے پنشن ملتی ہے۔ لہذا اس جائداد متذکرہ بالا اور اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:- ملک عبداللہ خان حکیم بقلم خود موصی

گواہ شد:- محمد امین شیخ گورنمنٹ کنٹریکٹر ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ ۷/۳۸/۳۱

گواہ شد:- ایم مبارک احمد خان ایمن آبادی بقلم خود

نمبر ۵۲۹۸:- منکہ صالحہ بیگم زوجہ منشی اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال قوم راجپوت عمر ۱۲ سال آٹھ ماہ پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی ماہوار یا سالانہ آمدنی نہیں ہے۔ البتہ میری حسب ذیل جائداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔

(۱) -/۲۰۰ روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے (۲) کانٹے طلائی قیمتی ۱۲ روپے انعام قیمتی عـہ روپے بند نقرئی ۵/۸ روپے کل -/۲/۳۲۲ کل میری اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ -/۶/۳/۳۲ روپے کی رقم بنتی ہے۔ جو میں اپنی زندگی میں ادا کرتی رہوں گی اور جس قدر رقم دے کر اس کی رسید حاصل کروں اس قدر اس سے منہا کردی جائیگی اور انشاء اللہ یہ ساری رقم اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری کوئی آمد ہوئی یا کوئی اور جائداد میرے حصہ میں ہوئی تو یہ میری وصیت اس کے ۱/۱۰ حصہ پر حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامتہ:- صالحہ بیگم

گواہ شد:- اللہ بخش بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:- فقیر علی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر حقیقی ماموں موصیہ دارالبرکات قادیان

نمبر ۵۲۹۷:- منکہ عبدالغنی ولد شیخ غلام مرتضیٰ صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ زمیندارہ عمر تخمیناً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

اراضی واقع موضع مست کوٹ تحصیل وضلع گورداسپور نمبر خسرہ ذیل ۹۲۹، ۱۰۵۷، ۹۲۷/۸، ۱۰۷، ۱۴۱/۸، امن ۶۰۷، ۵۹۵، ۲۲۴، ۷۲۳ من نصف شمالی ۲۳۰، ۷ ۱۱۳۹، ۷۲۵، ۱۱۲۳ جملہ ۱۵/۱۵ کنال واحد ملکیت بلا شراکت ۱۱۷۴ غیری اور ۱۵۳، ۵۸۷، ۶۹۴، ۶۶۹ ۷۶۵، ۱۰۳۳، ۱۳۴، ۱۴۱، ۱۴۷ ۶۹۲، ۸۳۰/۱۱، ۵۸۵، ۱۱۷۳، ۵۸۴ ۶۱۵، ۶۲۱، ۶۲۲/۵۹۳، ۱۱۸۷، ۶۷۵ ۶۸۵، ۶۹۷، ۷۰۲، ۷۱۵/۱۱۰۵۸، ۱۷۱۷ ۱۴۱/۷، ۱۵۲۲ = قطعہ ۲۰ جملہ ۱۱/۲ کنال اور نمبر خسرہ ۱۱۸۵/۱۱۵۸ تعدادی یک کنال جملہ ۲/۱ کنال کا ۱/۲ حصہ اور نمبرات خسرہ ۲۸۰/۱۴، ۲۸، ۱۱۷، ۵۶۶، ۵۶۹، ۶۱۶، ۶۰۹ قطعہ ۷ تعدادی ۱۴/۶ کنال کا چوتھائی حصہ ملکیت مشترکہ ہے۔ اور اراضی واقعہ مہرکیمانہ تحصیل بٹالہ نمبر خسرہ ۳۴۶ تعدادی ۱۲ کنال واحد ملکیت بلا شرکت غیری ہے گویا کل ملکیت واحد واراکھاتہ مشترکہ ما ۱۴/۴ کنال ہے منجملہ اس کے نمبر خسرہ ۳۴۸/۱۴ تعدادی ۱۲/۴ واقعہ مہرکیمانہ اور نمبر خسرہ ۱۱۳۹/۷۲۵ تعدادی یک کنال واقعہ موضع مست کوٹ از کھاتہ واحد ملکیت ۱۱ جملہ ۱۵/۱۴ اراضی بحق صدر انجمن احمدیہ ہبہ باقبضہ کرتا ہوں۔

(۲) اراضی تعدادی ۱۲/۴ کنال واقعہ مست کوٹ میرے پاس بعوض مبلغ چار ہزار دو سو پچہتر روپیہ میں رہن باقبضہ اور مستاجری ہے۔ جس کی آمدنی وزر رہن کا دسواں حصہ بشرح صدر بحق صدر انجمن احمدیہ منتقل کرتا ہوں۔

(۳) اس کے علاوہ سکنی ایک قطعہ واقعہ بہاولنگر ریاست بہاولپور اور ایک قطعہ اراضی واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان اور مکانات سکنی واقعہ موضع وڈالہ بانگر دست کوئے میں ہیں۔ جن کی اندازہ قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ ان کا بھی دسواں حصہ مبلغ یکصد روپیہ بحق صدر انجمن احمدیہ منتقل کرتا ہوں۔

(۴) اس کے علاوہ میری ماہوار پنشن تا حال گورنمنٹ سے منظور نہیں ہوئی۔ اس کی منظوری پر اس رقم منظور شدہ کا دسواں حصہ تاریخ تحریر سے ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تا زیست داخل کرتا رہونگا

(۵) میری سالم جائداد خود پیدا کردہ ہے

(۶) اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری اور جائداد ہو۔ اس کے دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۷) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ بقلم عبدالغنی موصی

العبد:- عبدالغنی ساکن وڈالہ بانگر ریٹائرڈ نائب تحصیلدار

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد بقلم خود سب انسپکٹر پولیس سندھ حال وارد وڈالہ بانگر

گواہ شد:- ڈاکٹر شیخ مرزا علی ایم بی ایس ڈی۔ٹی۔ایم بسر موصی

گواہ شد:- بقلم خود رحیم بخش ولد میراں بخش راجپوت وڈالہ بانگر

نمبر ۵۲۹۵:- منکہ سکینہ بیگم زوجہ سردار محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لودی منگل حال ڈگری سندھ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی ۶ چوڑیاں وزنی ۴/۱ ۱۲ تولہ قیمتی -/۱۶۲ کلپ طلائی یک عدد وزنی ۹ ماشہ معہ عـہ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ معہ عـہ انگشتری طلائی ۶ ماشہ قیمتی عـہ روپے جس کی مجموعی قیمت مالعـہ روپیہ ہے۔ ایک قطعہ اراضی موازی یک کنال واقعہ محلہ دارالعلوم قیمتی -/۳۵۰ روپے جو مجھے میرے خاوند کی طرف سے مہر میں ملا ہے اور مبلغ ما عـہ مہر باقی بذمہ خاوند جو ابھی واجب الوصول ہے۔ کل جائداد کی مجموعی قیمت عـہ روپے ہوتی ہے اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کردوں تو وہ وصیت کردہ جائداد سے منہا کردی جائیگی میں کوشش کرونگی کہ اپنی زندگی میں یہ رقم ادا کردوں ورنہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء سے ... [illegible] ... الامتہ:- سکینہ بیگم ... گواہ شد ... [illegible]

تأثراتِ قادیان کے متعلق

چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل امیر جماعت لائلپور کی رائے

"ملک فضل حسین صاحب کا نام جماعت احمدیہ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ نے فن تالیف کی جس صنف کو اپنے لئے اختیار فرمایا ہے وہ کسی مسئلہ کے متعلق مشاہیر کی آراء کو جمع ترتیب دینے سے متعلق ہے۔ اور جن دوستوں نے آپ کی تالیف "ہندو راج کے منصوبے" مطالعہ فرمائی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جمع و ترتیب کے کام میں آپکو کس قدر مہارت حاصل ہے ہندو راج کے منصوبے نے ملک کی ایک اہم سیاسی ضرورت کو پورا کیا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے پورا کیا۔

ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ملک صاحب نے ایک نہایت ہی قابل قدر تحفہ احباب کے پیش کیا "تأثرات قادیان" کیا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی و امی کی پاک زندگی پر۔ اور حضور کی تربیت یافتہ جماعت کے اشغال و اعمال پر ایسے ہندی اور غیر ہندی صاحب نظر اہل قلم اصحاب کا تبصرہ ہے جو حضور کے دامن سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر حضور کے اشد مخالفین ہیں۔ یا رہے ہیں۔ یہ کتاب ایک گلدستہ ہے۔ جس کی تیاری کے لئے چمن چمن اور صحرا صحرا سے پھول اکٹھے کئے گئے ہیں۔ اور انتخاب کی وسعت نہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ بلکہ خلافت ثانیہ کے عہد سعید پر بھی چھائی ہوئی ہے۔ جہانتک حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ روحی کا تعلق ہے۔ یہ کتاب ولقد لبثت فیکم عمراً کی ایسی تفسیر ہے کہ کسی متعصب سے متعصب معاند کو بھی نکتہ چینی کی گنجائش نہیں۔

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں ۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں

یہ کتاب یقیناً یقیناً اس قابل ہے۔ کہ ہر ہندی کے ہاتھ میں پہنچائی جا سکے۔ عام اس سے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت رکھتا ہو۔ یا نہ رکھتا ہو۔ اور میری رائے میں بہت جلد ملک کی مختلف زبانوں میں اس کے تراجم ہو جانے چاہئیں "تأثرات قادیان" نے نہ صرف احمدی احباب کی معلومات میں معتدبہ اضافہ کا سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ بلکہ اگر اسے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں میں پھیلا دیا جائے۔ تو اس کے مطالعہ سے ان کی اکثر غلط فہمیاں جو بددیانت مخالفین نے سلسلہ کے متعلق مشتہر کر رکھی ہیں۔ رفع ہو جائیں گی۔ اور وہ اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے متبرک بانی اور ائمہ کی عزت و احترام کے ساتھ مطالعہ کریں۔

اس غرض کو حاصل کرنے کیلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ نہ صرف افراد اس کتاب کو بڑی بڑی تعداد میں خرید کر تقسیم کریں۔ بلکہ اسکی وسیع پیمانہ پر مناسب تقسیم کا انتظام انجمنیں اپنے ہاتھ میں لیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ملک صاحب کو کلی شفاء بخشے۔ اور انہیں توفیق دے کہ اس طرز کی تالیفات کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔ آمین"

حجم اڑھائی سو صفحہ۔ قیمت فی ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے

اس کے علاوہ تبلیغ ہدایت قیمت ۶/ ۔ اور مسلم حقوق اور ہندو راج بھی قیمت ۶/ بھی تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ اسی کے ساتھ یہ مفید اور قابل مطالعہ کتابیں بھی منگوالیں۔

مینجر کتب خانہ قادیان

فارم ۲ نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ از منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ گوردت سنگھ ولد فتح سنگھ ذات جٹ سکنہ درویش کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی بمبودن سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۸-۳-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بوقت دس بجے صبح قبل دوپہر تاریخ ۸-۳-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہوں پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۸-۳-۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے چوہدری رنپت سنگھ جو چوہدری چھوٹو رام کی پارٹی کے سرگرم ممبر تھے۔ اور کرنال کے شمالی دیہاتی حلقہ کے ممبر تھے یونینسٹ پارٹی سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ ان سے پیشتر میاں نور اللہ۔ سردار محمد حسین اور میاں عبد الرب بھی مستعفی ہو چکے ہیں۔

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ مسٹر بوس کی کتاب "ہندوستان کی جد و جہد" جو یورپ میں شائع ہوئی۔ لیکن اس کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع تھا۔ یو۔پی گورنمنٹ نے اب اسے ہندوستان میں شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ مولانا منصور انصاری کو جنہیں ۱۹۱۴ء میں پولیٹیکل طور پر جلاوطن کیا گیا تھا یوپی گورنمنٹ نے واپس آنے کی اجازت دیدی ہے اس وقت آپ افغانستان میں ہیں

نئی دہلی ۲۳ جنوری عید الاضحیٰ اور محرم کے موقعہ پر فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرتے ہوئے لاٹھیاں۔ ڈنڈے وغیرہ لے کر چلنے اور پتھر وغیرہ اکٹھے کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

بمبئی ۲۲ جنوری۔ کانگرس کی صدارت کے آئندہ انتخاب سے مولانا آزاد کی دستبرداری کے بعد تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور با اثر حلقوں کے کانگرسی لیڈر اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مسٹر بوس کو دوبارہ صدر بنایا جائے۔ بعض صوبوں کے کانگرسی لیڈران کا دوبارہ صدر بنانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور تقریباً سب صوبوں میں ان کے حامیوں کی تعداد ترقی کرتی جا رہی ہے اگر مقابلہ ہوا۔ تو وہی منتخب ہو جائیں گے۔

حیدر آباد ۲۳ جنوری۔ کل مقامی آریہ سماجیوں نے حیدرآباد ڈے منایا اور ہڑتال کرانے کی بھی کوشش کی۔ ۲۵ آریہ سماجی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بریلی ۲۳ جنوری۔ کل حیدرآباد ڈے کے سلسلہ میں جلوس نکالے جانے پر ہندو مسلم فساد ہوگیا جس سے متعدد اشخاص زخمی ہوئے ۱۲ کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ جن میں سے ۱۲ مسلمان اور ۹ ہندو ہیں ایک ہندو مر گیا اور ایک مسلمان نازک حالت میں ہے۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

پیرس ۲۳ جنوری۔ سوئٹزرلینڈ کی مشرقی سرحد کی قلعہ بندی کی جا رہی ہے سرحدوں پر فوجیوں کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ سرحد کی قلعہ بندی آسٹریا میں فوجی نقل و حرکت کی افواہ کے سبب سے ہے۔

بارسلونا ۲۳ جنوری۔ شہر کی قلعہ بندی کا کام بسرعت شروع ہے اور ہر چھوٹا بڑا قلعہ بندی کے کام میں ہمہ تن مصروف ہے۔

پیرس ۲۳ جنوری۔ ری پبلکن گورنمنٹ نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر جمہوری علاقہ میں مارشل لاء کے نفاذ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حکومت کی طرف سے جنگ کی صورت حالات کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۳ جنوری آج گورنر صوبہ دیہات کا دورہ کرنے کو آئے یہاں کے شہریوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے ان سے ملاقات کی۔

شولاپور ۲۲ جنوری۔ نارائن سوامی ڈکٹیٹر آریہ ستیہ آگرہ شولاپور نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ستیہ آگرہ کا واحد مقصد ریاست حیدرآباد میں اپنے ابتدائی حقوق حاصل کرنا ہے۔ یہ تحریک کسی صورت میں بھی فرقہ وارانہ نہیں۔

ناگپور ۲۳ جنوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ہندو سبھائی کو متنبہ کیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والی تقریریں نہ کریں۔

میمن سنگھ (بنگال) ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے ایک دیہاتی عورت فاقہ کشی کے باعث اپنے دو ماہ کے بچہ کو فروخت کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔

بمبئی ۲۲ جنوری۔ انگلستان کے پبلک سکولوں کے طلباء کی ایک پارٹی ۲۶ جنوری کو دورہ کرنے کے لئے ہندوستان آ رہی ہے جو ۲ مارچ تک دورہ کرے گی گاندھی جی سے ملنے کے لئے واردھا میں بھی یہ پارٹی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۳ جنوری۔ آج وزیر خارجہ نے اپنی ایک تقریر میں بیان کیا کہ جاپان اپنی موجودہ اور آئندہ ضروریات کے لئے فوجی تیاریاں مکمل کر چکا ہے اگر چینی جنگ نے طول پکڑا تو اس کی ذمہ داری امریکہ و برطانیہ پر ہوگی۔

جبل الطارق ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے باغی افواج بارسلونا سے صرف ۱۶ میل دور رہ گئی ہیں۔ حکومت ہسپانیہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ دار الحکومت میڈرڈ یا ویلنشیا میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں باغیوں نے ۱۹ حملے کئے جن سے ۳۳ آدمی ہلاک اور ۹۹ زخمی ہوئے

کراچی ۲۰ جنوری۔ یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شکارپور کے دو ہندوؤں کے قتل کی مذمت کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ گورنر کی آمد پر دربار اور دیگر تمام تقریبوں کا بائیکاٹ کیا جائے اور اس دن مظاہرہ کیا جائے اور ایک وفد با اثر ہندوؤں کا گورنر سے ملاقات کرے۔

پشاور ۲۱ جنوری۔ ڈاکٹر اے پی اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ آفیسر پشاور نے مسٹر الٰہی بخش یوسفی ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر اخبار سرحد کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات کے لئے پرائیویٹ امیدواروں کی درخواستیں داخلہ معہ لیٹ فیس کی وصولی کی تاریخ اب ۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہ کیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ مولانا آزاد کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس بارڈولی میں شرکت کرنے کے بعد کل صبح یہاں واپس پہنچ گئے

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ یوپی کے سیلاب زدگان کو امداد کا سرمایہ ۲۶۷۳۶۵ روپے تک پہنچ چکا ہے۔

جوناگڈھ ۲۳ جنوری۔ گاندھی جی نے بامروولی کے قریب ایک مرکز پرواز کی تعمیر کی تجویز پر اظہار رضامندی کر دیا ہے کیونکہ بمبئی تک آمد و رفت میں دیر ہو جاتی ہے اور اس مرکز پرواز کی تعمیر سے اس کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

لدھیانہ ۲۲ جنوری۔ گذشتہ دنوں مقامی پولیس نے جیب کترنے اور گانٹھ کترنے والوں کا ایک جلوس شہر میں سے گذارا تا کہ لوگوں کو ان کا پتہ لگ جائے۔ چوکوں میں ان کے فوٹو بھی لگا دئے گئے ہیں اس سلسلہ میں پولیس اور بھی انتظامات کر رہی ہے۔

ناگپور ۲۳ جنوری۔ ایک جلسہ عام کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے کہا جب تک کانگرس پر گاندھی ازم کا تسلط ہے اس وقت تک کانگرس ترقی نہیں کر سکتی جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کانگرس فیڈریشن کے خلاف جنگ کرے گی وہ جنت الحمقاء میں رہتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے ڈیرہ دون ایکسپریس کی تباہی کے سلسلہ میں بحث کرنے کے لئے تحریک التواء پیش کرنی چاہی۔ لیکن ریلوے ممبر نے بتایا کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے ایجنٹ دہلی آ رہے ہیں۔ ان سے مبادلہ افکار کرنے کے بعد میں دو ایک روز تک مناسب بیان دینے کے قابل ہو سکوں گا۔ بالآخر تحریک ملتوی کر دی گئی

دہلی ۲۳ جنوری۔ نواب صاحب جیوراپنی نے اپنی ریاست میں اہم اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے ریاست کے بنک کا بنیادی پتھر رکھا۔ یہ بنک ریاست کے خزانہ پر کنٹرول رکھے گا اور ریاست میں صنعتوں کی ترقی امداد دیگا۔

شیلانگ ۲۲ جنوری۔ آئندہ مالی سال

قربانی کی کھالوں اور عید فنڈ کا صحیح مصرف

خدا تعالیٰ کے فضل سے عنقریب عید الاضحیٰ ہوگی۔ ہر شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عید کی خوشی میں مشغول ہوگا۔ لیکن ہماری عید اسی میں ہے۔ کہ ہم ایسے اعمال بجا لائیں۔ جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اور یہ عید دراصل اسی حقیقت کو تازہ کرنے کے لئے ہر سال آتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس کی بنا پر انہوں نے خدا تعالیٰ کا خاص قرب حاصل کیا۔ ہر مومن ان کے نقش قدم پر چلکر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس مامور کے زمانہ میں پیدا کیا۔ پھر اسکی شناخت کی توفیق دی۔ اسکو ابراہیم بھی کہا گیا ہے۔ دوسروں کے لئے ابراہیم کی قربانی پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارے لئے اس ابراہیم کی قربانیوں کے نظارہ نے مشاہدہ کا رنگ دیدیا ہوا ہے۔

ہم پر اسی مامور کے ذریعہ اپنے روشن اور چمکتے ہوئے نشانوں سے خدا تعالیٰ نے اپنی وراء الوراء ہستی کو ظاہر کیا۔ اب ہمارے لئے قربانی کا کرنا مشکل نہیں رہا۔ ہمارے لئے ہر کام اور ہر میدان میں قربانی کا راستہ کھولدیا گیا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑھ کر اہم اور ضروری مالی قربانی کا مطالبہ ہے۔ جس کے ذریعہ جماعت دینی جہاد میں مصروف ہے۔ لازمی چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ اگر ہم دیگر عارضی ذرائع آمد کو بھی نظر انداز نہ ہونے دیں۔ تو اس ذریعہ سے بھی بہت کچھ مالی خدمت کی جا سکتی ہے۔ مثلاً اس وقت عید الاضحیٰ کا موقعہ ہے۔ ان دنوں بہت سے احباب قربانی دیں گے۔ اگر قربانی کی کھالوں کو ہر ایک جماعت انتظام کے ماتحت فراہم کرنے اور فروخت کرنے کا انتظام کرے۔ اور اس روپیہ کو مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ تو ایک کافی رقم اس ذریعہ سے ہی سلسلہ کی ضروریات کے لئے مہیا ہو سکتی ہے۔ کھال قربانی مرکزی مد ہے۔ اس کا روپیہ کلیتہً مرکز میں آنا ضروری ہے۔

اسی طرح عید فنڈ بھی ایک مرکزی فنڈ ہے۔ اس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی۔ شروع میں جب اس چندہ کی ابتدا ہوئی۔ اس کی شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے) کے حساب سے مقرر تھی۔ عرصہ تک احباب اسی شرح سے ادا کرتے رہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے اسے اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جیسے کہ چاہیئے۔ حالانکہ ضروریات سلسلہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے آمد مقابلۃً بہت کم رہ گئی ہے۔ حالانکہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ترقی کر چکی ہے۔

اکثر احباب نے اس فنڈ میں چند آنے یا پیسے دینا ہی کافی خیال کیا ہوا ہے۔ پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی بھی حتی الوسع اسی شرح سے کی جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی۔ یعنی ہر کمانے والے سے ایک روپیہ کے حساب سے (اس سے زیادہ جس قدر کوئی چاہے دے) وصول کیا جائے۔ سوائے ایسے شخص کے جو اس شرح سے ادا کرنے کے ناقابل ہو۔

اس چندہ کو باقاعدگی کے ساتھ عید سے قبل لوگوں کے گھروں پر جا کر وصول کیا جائے۔ اور وصول شدہ رقم بہت جلد مرکز میں بھجوا دی جائے

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ مولےٰ کریم ہم سب کو اپنی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بیش از پیش قربانیوں کے مواقع عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

No.	Name		No.	Name	
1034	Maryam D/o Kwesi Awuna Saltpond		1051	Fatima D/o Yusaf Kanham Saltpond	
1035	Fatima D/o Amina Saltpond		1052	Amina D/o Yaw Egyai	"
1036	Musa S/o Kweku boah Saltpond		1053	Alisa D/o Yusaf	"
1037	Yaqub S/o Kwa Edua Saltpond		1054	Maryam D/o "	"
1038	Ishaque S/o Kabina Kwan	"	1055	Hawa " Omar	"
1039	Esa S/o Kwamin Akom	"	1056	Alisa " "	"
1040	Fatim D/o Atta poyin	"	1057	Mohd Zubair S/o Kweku appia	"
1041	Omar	"	1058	Iddris S/o Kofie Fotie	"
1042	Musa S/o Kobina Nyando	"	1059	Saeed S/o Kwa Eatwi	"
1043	Maryam D/o Bukr Yaw Bllateng	"	1060	Eyesha D/o "	"
1044	Abdullah S/o Kofi Yebua	"	1061	Abdallah S/o Yomekpe	"
1045	Yusaf S/o Kofi Mautwi	"	1062	Ismail S/o Kwesi Hamma	"
1046	Yusaf S/o Kofi fon	"	1063	Sara D/o Segu	"
1047	Sakeh S/o Yusaf Kwesi ahur	"	1064	Ibrahim S/o "	"
1048	Easa S/o Kofo-Nyirematsin	"	1065	Saeeda D/o Kobina Kofo	"
1049	Maryam D/o Yaa Bekyer	"	1066	Zainab D/o Sarfu	"
1050	Habeeba D/o Yaa Bekyer	"	1067	Rahmat S/o Kobina Eseedu	"
			1068	Yusaf S/o Kwesi Sohkoh	"
			1069	Abdullah S/o Kobina Dwemoh	"
			1070	Alisa D/o Kweku Assan Saltpond Africa	

(باقی)

درخواست دعا۔ شیخ عبد الرشید صاحب بٹالوی بعارضہ پتھری بیمار اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

صوبہ سرحد میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار اور اس کے اسباب و علل

جب حکومت کے ساتھ عدم تعاون اور قانون شکنی کی رُوح اہل ملک کے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے کانگرس کی طرف سے پورا زور لگایا جا رہا تھا۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دوربین اور عاقبت اندیش نگاہ نے ان تحریکات کے خطرناک عواقب سے دردمندان ملک کو آگاہ کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائی ہماری طرف سے ان کی مخالفت کی بنا رکانگرس پالیسی اور پولیٹیکل ادارہ کے ساتھ اختلافات پر نہ تھی۔ بلکہ ملک کے لئے مضر اور نقصان رساں ہونے کی وجہ تھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے متعدد مضامین اور تصانیف میں ان کی برائیوں پر سیر کن بحث فرمائی۔ اور ان کے غلط ہونے کے مذہبی اور اخلاقی دلائل بیان کرنے کے ساتھ اس بات پر خاص زور دیا تھا۔ کہ یہ تحریکات اہل ملک کے اندر عدم تعاون اور بے آئینی کی ایسی رُوح پیدا کر دیں گی۔ کہ ملکی حکومت کے قیام کے بعد بھی پبلک کی ذہنیت میں تبدیلی نہ ہو سکے گی۔ اور اس وقت انہیں حکومت کے ساتھ عدم تعاون کی جو ٹرینگ دی جا رہی ہے۔ اسے وہ قومی حکومت کے قیام کے بعد فراموش نہ کر سکیں گے۔ اور اس طرح اس وقت جو حربہ برطانوی حکام کو پریشان کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک وقت آئے گا۔ کہ یہ اپنی ملکی حکومت کے کل پرزوں کے لئے مصیبت ثابت ہو لیکن افسوس کہ ان مخلصانہ اور دردمندانہ مشوروں پر عمل نہ کیا گیا۔ اور حکومت کے ساتھ عدم تعاون کا جذبہ لوگوں کے اندر پیدا کرنے کا کام پوری شدت کے ساتھ جاری رہا۔ اور پورا زور لگایا گیا۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ قانون شکنی کی طرف آئیں:۔

خان عبدالغفار خان صاحب نے اپنے رفقائے کار کے ساتھ مل کر صوبہ سرحد کے غیور اور شجاع افغانوں میں اس جذبہ کو اچھی طرح پیدا کیا۔ اور ان تحریکات کی کامیابی کے لئے اپنے صوبہ میں اس قدر جانفشانی سے کام کیا۔ کہ انہیں سرحدی گاندھی کا لقب دے دیا گیا۔ اور ان کے اثر و رسوخ سے صوبہ سرحد میں کانگرس کو بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ اور آبادی کی اکثریت کانگرس کے پروگرام پر عمل کرنے لگے گی۔ لیکن اس قسم کی تحریکات اہل سرحد میں رائج کرنے کے نتائج اب ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اور ان کے اندر سرکاری حکام کے ساتھ عدم تعاون اور غیر آئینی حرکات کے ارتکاب کی جو روح پیدا کی گئی تھی۔ وہ اب رنگ لا رہی ہے اور اس نے کانگرس لیڈروں کو سخت پریشان کر دیا ہے۔ حالانکہ وہاں کانگرسی حکومت قائم ہے:۔

اس صورت حالات سے متاثر ہو کر سرحدی گاندھی صاحب نے اپنے اخبار "پختون" میں ایک دردناک مضمون لکھا ہے۔ جو بہت حد تک عبرت انگیز ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے لئے بہت ایمان افروز اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بلند مقام کو سمجھنے میں ممد ہو سکتا ہے۔ اس مضمون میں خان صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

"امر واقعہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کی مشکلات اور ان کے مصائب میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ صوبہ اس وقت جس تشویش اور بے چینی کے دور سے گزر رہا ہے پہلے کبھی نہیں گزرا تھا۔ پہلے ڈاکوں اور قتل کی وارداتیں رات کی تاریکی میں چھپ چھپ کر کی جاتی ہیں۔ مگر آج کل دن دہاڑے ان کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ سب کو چاہیئے۔ کہ جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کو کم کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اگر جرائم۔ بدنظمی اور باہمی لڑائی جھگڑوں کی آگ اس طرح جلتی رہی۔ اور ہم نے اسے بجھانے کے لئے بروقت کوئی کارروائی نہ کی۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب ایک ایک گھر شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گا اور اس کے دوران میں تمام لوگوں کی تباہی یقینی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساری نسل ختم ہو جائے گی"۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے اس خطرناک صورت حالات کے اسباب و علل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"بعض لوگ کانگرس وزارت کو صوبہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اور صوبہ میں امن شکنی کی وارداتوں کی ذمہ داری اس پر ڈالتے ہیں۔ لیکن وزارت کیا کر سکتی ہے۔ جب تک کہ ماتحت محکموں کے افسر تہ دل سے وزارت کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ اور اس کو امداد نہ دیں"۔

(پرتاپ ۲۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

نیز یہ کہ "صوبہ سرحد میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کا سبب" یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازم حکومت سے تعاون نہیں کرتے"۔

(پرتاپ ۲۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

گویا اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو لوگ غیر آئینی کارروائیاں کرنے میں بے باک ہو رہے ہیں۔ اور قانون شکنی کی رُوح ایسی خوفناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں صوبہ کے "تمام لوگوں کی تباہی یقینی ہے" اور جو "ساری نسل کو ختم" کر دینے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ مزید مصیبت یہ ہے۔ کہ سرکاری حکام جو صوبہ میں امن و امان کے قیام کے ذمہ دار ہیں۔ اور اس کام پر مامور ہیں وہ حاکمانہ اقتدار رکھنے والی پارٹی اور وزراء کے ساتھ تعاون نہیں کرتے:۔

کوئی عقلمند انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ قانون شکنی اور عدم تعاون اس وجہ سے ہے۔ کہ لوگ اس حکومت کے خلاف ہیں۔ جمہوری نظام کے ماتحت کسی پارٹی کا برسر حکومت آنا ہی اس بات کا کافی ثبوت ہوتا ہے۔ کہ عوام الناس کی اکثریت اس کی حامی ہے درحقیقت یہ سب کچھ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہے۔ جو موجودہ برسر اقتدار پارٹی کی طرف سے انہیں سالہا سال تک مسلسل دی جاتی رہی ہے۔ وہ ان کی ذہنیت میں ایسی خوفناک تبدیلی کر چکی ہے۔ کہ ان کے نزدیک قانون شکنی اور عدم تعاون ایک مستحسن فعل ہے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ قانون شکنی اور عدم تعاون کی تحریک تو سارے ملک میں جاری تھی۔ یہ نتائج صرف صوبہ سرحد میں ہی کیوں دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو دوسری کانگرسی حکومتیں بھی اس پریشانی سے کلیتہً محفوظ نہیں اور اس بات کو اخبار بین لوگ جانتے ہیں لیکن اس صوبہ کے لوگ چونکہ تعلیم و تمدن کے لحاظ سے بہت پیچھے تھے۔ اور طبعاً شجاع اور دلیر ہونے کے علاوہ ان کا ماحول بھی ایسا تھا۔ کہ وہ آئین و قانون کے احترام اور اس کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے ناقابل تھے۔ اس لئے ان کے اندر ایسی تحریکات کا جاری کرنا بہت زیادہ نقصانات کا موجب ہوا۔ اور اس سے ان کی ذہنیت جو پہلے ہی درست نہ تھی خطرناک طور پر منقلب ہو گئی۔ اس سے اگر سبق حاصل کیا جائے۔ اور کانگرس

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر

(۴)

ایک اعتراض کا جواب

یہاں یہ اعتراض اٹھایا جا سکتا ہے کہ جن آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے۔ احتمال ہے کہ ان کا تعلق اس غم و اندوہ اور ان حالات سے ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے مخصوص تھے۔ کوئی وجہ نہیں کہ انہیں آئندہ کے حالات و واقعات سے مخصوص کیا جائے

یہ اعتراض شائد سورۂ شعراء کی آیات کے متعلق تو بظاہر درست معلوم ہوتا ہو۔ مگر سورۂ کہف کی آیات کے متعلق قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سورۂ کہف کا مضمون کسی آنے والے (باس شدید) سخت خطرہ سے تعلق ہے جو عیسائیت سے مخصوص ہے اور جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھلے الفاظ میں فتنۂ دجال سے مخصوص قرار دیا ہے۔ اس لئے آیت لعلک باخع نفسک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس بے قراری اور غم و اندوہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً اسی فتنۂ دجال سے تعلق رکھنے والا ہے ایسا ہی سورۂ والضحیٰ میں ایک چھا جانے والی رات کی وجہ سے غم و اندوہ کی حالت میں تسلی بخش الفاظ کے ذکر کا تعلق بھی آئندہ کے واقعات سے ہے۔ نیز سورۃ الم نشرح کی دوسری تنگی اور اس کے متعلق دوسری آسانی پیدا کرنے کی پیشگوئی کا تعلق بھی آئندہ زمانہ سے ہے۔ قرآن مجید کو بغور مطالعہ کرنے سے آپکو بعض ایسی آیات ملیں گی جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے خطرات اور ان سے نجات کے وعدہ کا ذکر صراحتاً ہے۔ اس لئے انہیں آپ کے زمانہ سے مخصوص کرنا ہوگا۔ اور بعض ایسی آیات ملیں گی جن کا تعلق آئندہ آنے والے واقعات سے ہے۔ اس لئے انہیں آئندہ کے واقعات سے مخصوص کرنا ہوگا۔ اور بعض ایسی آیات بھی ہیں۔ جو دونوں زمانوں یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کو بھی نیز آئندہ زمانہ کو بوجہ معنوی اشتراک کے شامل رکھتی ہیں۔ جیسے سورہ فتح اور سورہ شعراء۔ اس لئے انہیں دونوں زمانوں پر چسپاں کرنا ہوگا۔ سورۂ شعراء کی تسلی بخش آیات کا تعلق دونوں زمانوں سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے حالات سے بھی اور آئندہ کے حالات سے بھی۔ خصوصاً اس لئے کہ اس سورۃ کے ہر رکوع کے آخر میں وان ربک لھو العزیز الرحیم کہہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھلے الفاظ میں یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالے آپ کی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ اور یہ کہ وہ عزیز ہے یعنی اسکی باتیں پوری ہو کر رہیں گی۔

علاوہ ازیں اس سورۃ میں وانہ لفی زبر الاولین کہہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان پیشگوئیوں میں سے دجال کی مشہور و معروف پیشگوئی ایسی ہے۔ کہ جس کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت سے براہ راست ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس سورۃ کے ابتداء میں جس غم و اندوہ اور بے قراری اور گھبراہٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کو اس آنے والے فتنہ سے متعلق نہ سمجھا جائے الفاظ وانہ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین وانہ لفی زبر الاولین اپنے اندر بہت بڑی وسعت اور شمولیت رکھتے ہیں اور ان سے واضح طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل بے قرار کو بار بار کی تجلیات سے اور وحی مبین نازل کر کے اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ آپ کی کاوش و محنت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ کہ آپ کی بعثت کی غرض ہر قسم کے خطرات مٹا کر ضرور پوری کی جائیں گی۔ غرض یہ تمام سورتیں جن سے جستہ جستہ چند آیات بطور حوالہ کے آپ کو پڑھ کر سنائی گئی ہیں سورۂ کہف۔ سورۂ انبیاء اور سورۂ تکویر کی ہتم بالشان پیشگوئی کی شرح و بسط ہیں

سورۃ المرسلات کی پیشگوئی کا تعلق بھی دجال کی تباہی سے ہے

اس عظیم الشان پیشگوئی کے نشانات کا بہت سا حصہ پورا ہو چکا ہے۔ اور ایک حصہ جس کا تعلق دجال کی تباہی اور اسلام اور مسلمانوں کی سلامتی سے ہے پورا ہونا باقی ہے۔ اور اللہ تعالے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے غیر مبہم الفاظ میں ان عیسائی ترقی یافتہ متمدن و مہذب اقوام کا نام لے کر ان کی آگ والی بربادی انگن جنگ عظیم کی پیشگوئی سناتا اور فرماتا ہے انطلقوا الیٰ ما کنتم بہ تکذبون انطلقوا الیٰ ظل ذی ثلاث شعب لا ظلیل ولا یغنی من اللھب۔ انھا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالۃ صفر۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ اور اس صلیبی اقوام کی تباہی کے واقعہ کو اس روحانی جنگ کا خاتمہ ٹھہراتا ہے۔ جو شریر و صادق کے درمیان واقع ہونے والی تھی۔ اور جس کے متعلق دانیال۔ داؤد وغیرہ انبیاء علیہم السلام نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ کہ دنیا میں ایک اجاڑنے والے کی شرارت برپا ہوگی۔ جسے مقدس اور لشکر دونوں دیئے گئے۔ کہ پامال ہو دیں۔ دانیال باب۔ مگر خدائے قدوس اسے ہلاک کر کے حق تعالے کے بندوں کو وہ مقدس دوبارہ واپس دلائے گا۔ اور ان کی مملکت بحال کرے گا۔ تب وہ دن روحانی جنگ کے لئے یوم الفصل ہوگا۔

اصحاب الفیل کو تو ایسے آسمانی پرندوں سے ہلاک و برباد کیا گیا تھا۔ ترمیھم بحجارۃ من سجیل۔ جو سنگ باری کرتے تھے۔ مگر یہ ایسے طیاروں سے ہلاک کئے جائیں گے۔ جو ترمیھم بشرر کالقصر جو بڑے بڑے انگارے پھینکیں گے۔ اللہ تعالے سورۂ مرسلات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وما ادراک ما یوم الفصل تجھے کیا علم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔ ویل یومئذ للمکذبین مکذبین کے لئے اس دن ہلاکت ہوگی۔ الم نھلک الاولین ثم نتبعھم الاخرین۔ کذالک نفعل بالمجرمین ویل یومئذ للمکذبین۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ بعد میں آنے والے مکذبین کو بھی انہی کے ٹھکانے لگایا جائے گا۔ مجرمین کے متعلق ازل سے ہماری یہی سنت چلی آئی ہے۔ اور ہم ہمیشہ ان کے ساتھ یہی سلوک کیا کرتے ہیں۔

عیسائی اقوام کے لئے ہیبت ناک پیشگوئی

اس پیشگوئی کے ضمن میں اللہ تعالےٰ عیسائی اقوام کو خوفناک آگ کی سزا سے ڈراتے ہوئے مخاطب کرتا اور آخر میں فرمایا ہے۔ ھٰذا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ یہ وُہ موعود فیصلہ کا دن ہے۔ جس کی ابتدائے زمانہ سے ہم خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ جہاں ہم نے پہلوں کو ہلاک کرکے ٹھکانے لگایا تھا۔ ویسے تم کو بھی انہی کے ٹھکانے لگایا جائے گا۔ کُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ کھاؤ۔ اور پیو۔ اور متاعِ زندگی سے کچھ دن اور فائدہ اٹھالو۔ مجرم تو تم ہو ہی۔ اور تمہارے لیے بہت بڑی ہلاکت کا دن بھی مقرر ہو چکا ہے۔ آیا یہ پیشگوئی اقوام عیسائی کے لئے مخصوص ہے۔ اور سورۃ تکویر کی پیشگوئی کا اس میں اعادہ ہے۔ یہ بات ایک تو مذکورہ عذاب کی نوعیت اور الفاظ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّھَبِ سے ظاہر ہے۔ نیز یہ بات اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس سورۃ کے ابتدائی حصہ میں سورۃ تکویر کے ایک حصہ کو دُوسرے الفاظ میں دوہرایا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ . . . . لِیَوْمِ الْفَصْلِ۔ قسم ہے ان پے درپے واقعہ ہونے والے نشانات کی جو بطور تمہید کے قائم ہو کر موعودہ گھڑی کا پتہ دیں گے۔ اور دل کی گھبراہٹ کو دُور کرکے اطمینان کی صورت پیدا کریں گے۔ وَالْعُرْفُ۔ کُلُّ مَا تَعْرِفُہُ النَّفْسُ مِنَ الْخَیْرِ وَتَبْسَأُ بِہٖ وَتَطْمَئِنُّ اِلَیْہِ یعنی ہر وُہ اچھی بات جس سے نفس کی گھبراہٹ دُور ہو کر اس کے لئے اطمینان کی صورت پیدا ہو۔) اور ان نشانات کے قائم ہونے پر معاً نہایت شدید جھکڑ تندی سے چلیں گے۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا۔ سو انہی عاصفات کی قسم ہے۔ اور ان زندگی بخش نشانات کی قسم ہے۔ جو دوبارہ زندگی کی رُوح پھونکیں گے (نشراً کے معنی اِحْیَاءٌ۔ یعنی زندہ کرنا) فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ یہ نشانات قائم کرکے حق و باطل میں پورے طور پر تمیز کی جائے گی۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ سو ان آیاتِ بینات کی قسم ہے۔ جو حق و باطل کے درمیان پورے طور پر تمیز کرنے والی ہوں گی۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ اور یہ آیاتِ بینات سابق انبیاء کی پیشگوئی کے متعلق یاددہانی کو دُنیا میں ایسے طور سے قائم کرنے والی ہوں گی۔ کہ فریضۂ انذار کو کما حقہٗ ادا کریں گی۔ تا کوئی حیلہ باقی نہ رہے اور ان کے ذریعہ سے حجت پوری ہو سو انہی آیاتِ بینات کی قسم ہے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ۔ یقیناً وُہ وعدہ جو تم سے کیا گیا ہے۔ حتمی طور پر واقع ہوگا۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ۔ سو جب ستارے ماند پڑیں گے۔ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ۔ اور جب آسمان کھولا جائیگا یعنی وُہ نشانات جو آسمان سے متعلق ہیں۔ انہیں ظاہر کیا جائے گا حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ان کے دوبارہ آنے کے وقت سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے۔ اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی۔ کیونکہ وُہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے"۔

سو فرجِ سمار سے مراد انہی نشانات کا ظہور ہے۔ جو انبیائے اولین کی پیشگوئیوں کے مطابق آسمان سے وابستہ ہیں۔ جب ان کا ظہور ہوگا۔ اور جب پہاڑ ینسفھا ربی نسفاً کے وعدہ کے مطابق اڑائے جائیں گے۔ وَاِذَا الرُّسُلُ جب رسول اُقِّتَتْ ان کی وُہ میعاد اپنے ٹھیک وقت پر لائی جائے گی۔ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ۔ یہ میعاد کس گھڑی کے لئے ملتوی کی گئی تھی۔ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ایک فیصلہ کُن دن کے لئے۔ وَمَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ تمہیں کیا علم۔ کہ وُہ فیصلہ کُن دن کیا ہے۔ یہ فیصلہ کُن دن وُہی ہے جسے دانیال نبی علیہ السلام ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت کے نام سے موصوف کرتے ہُوئے بیت المقدس میں رومیوں کی بربادی کے زمانہ سے ۱۲۶۰ سال شمار کرتے ہیں۔ یعنی ۶۳۸ عیسوی کے آخر میں خلافت ثانیہ کے عہد میں مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ ہُوئے۔ ۶۳۸ پر ۱۲۶۰ بڑھائیں۔ تو یہ زمانہ ۱۸۹۸ کا ہوتا ہے اور اگر اس کے ساتھ بعثت نبویہ کا زمانہ بھی شمار کیا جائے۔ تو یہ عرصہ تیرھویں ہجری کا خاتمہ اور چودھویں صدی کا آغاز ہے۔ دانیال علیہ السلام کو ان کی خواب کی تعبیر میں ایک دوسری جگہ ۱۲۹۰ دن بتلائے گئے ہیں (باب ۱۲) اور ان سے کہا گیا ہے۔ کہ یہ عرصہ اس وقت سے ہے جب دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ تحویل قبلہ کا حکم مدینہ منورہ میں ہوا۔ گویا اس وقت سے ۱۲۹۰ سال دانیال کی پیشگوئی کے ظہور کے لئے مقرر ہیں۔ مکی زندگی کے دس سال اس میں زائد کئے جائیں۔ تو یہ پورے ۱۳۰۰ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ۳۰۰ سال اچھی صدیوں کے ہیں اور ایک ہزار سال تاریک رات کے۔ یہ وہ میعاد ہے۔ جو رسولوں کی مقرر کی ہوئی ہے۔ اور جس سے دجالی فتنہ کے قیام۔ عروج و زوال اور حق تعالےٰ کے بندوں سے آسمانی بادشاہت کے چھیننے اور پھر انہیں واپس دلائے جانے کی پیشگوئی وابستہ ہے۔ اس لئے آیت وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ لِیَوْمِ الْفَصْلِ۔ یقینی طور پر رسولوں کی اسی میعاد کو اپنے وقت پر لائے جانے کی اطلاع دیتی ہے۔ اور یہ ساری آیتیں کھلے طور پر بتلاتی ہیں۔ کہ اس سورت کا بھی تعلق سورۃ تکویر کی ان پیشگوئیوں سے ہے۔ جو دجالی زمانہ سے مخصوص ہیں سو ؎

ہندوستان کی قومی زبان

ہندوستان کی قومی زبان کا سوال بہت بڑی وسعت اختیار کر چکا ہے۔ اور اسے حل کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں اگر کسی زبان کو اشتراکیت کا درجہ حاصل ہے تو وہ اردو ہی ہے۔ یہی وُہ زبان ہے۔ جو ہندوستان کے قریباً سب علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور کسی علاقہ میں بھی اس کے جاننے ہوئے کوئی شخص اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی سے قاصر نہیں رہتا۔ کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں جہاں گجراتی کا بہت زور ہے خاندیش کے علاقہ میں جہاں مرہٹی زبان بولی جاتی ہے جنوبی ہندوستان میں جہاں کناری اور ملیالم زبانیں رائج ہیں۔ ہر ایک علاقہ میں اردو بولنے اور سمجھنے والے ضرور پائے جاتے ہیں اور ان علاقوں میں اردو زبان بولی جاتی ہے بخلاف اس کے ہندی زبان بہت سے علاقوں میں نہ بولی جاتی ہے۔ اور نہ ہی وہاں کے لوگ اسے سمجھ سکتے ہیں۔ پس اپنی وسعت کے لحاظ سے اردو زبان ہی کو یہ ترجیح حاصل ہے۔ کہ اسے قومی زبان قرار دیا جائے۔ ایک اور لحاظ سے بھی ہندوستان کی مشترکہ زبان اردو ہی ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے۔ اور اس سے نیچے اتر کر جس زبان سے ان کو خاص تعلق ہے۔ وُہ فارسی ہے مسلمانوں کا بہت سا اہم لٹریچر اس زبان میں پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف ہندوؤں کی مذہبی زبان سنسکرت ہے۔ اور اس سے نیچے ہندی زبان ہے۔ جس میں ان کا بہت سا مذہبی اور دوسرا مفید لٹریچر محفوظ ہے۔ اس طور پر عربی اور فارسی زبان کو مسلمانوں کے ساتھ ایک نسبت اور تعلق ہے۔ اور سنسکرت اور ہندی زبان کو ہندوؤں کے ساتھ ایک نسبت اور تعلق ہے اور یہ زبانیں ان کی طرف منسوب کئے جانے کا حق رکھتی ہیں پس عربی۔ فارسی۔ سنسکرت اور ہندی کوئی زبان بھی ہندوستان کے لئے مشترکہ زبان نہیں ہو سکتی۔ لیکن ان کے درمیان میں ایک زبان ایسی ہے۔ جو کسی خاص گروہ اور فرقہ سے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ اور اس کی بنیاد مشترکہ ...

٭ اس فرق کے کہ سورۃ تکویر میں وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ کے الفاظ ہیں جن میں سفری مشکلات اور روکوں کے دور کئے جانے کی پیشگوئی مضمر ہے اور سورۃ مرسلات میں وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ کے الفاظ اختیار کرکے سورۃ طٰہٰ کی پیشگوئی [illegible] کی طرف توجہ منعطف [illegible]

اسلام کی عالمگیر روحانی حکومت اور جماعت احمدیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اعتراض کا جواب

تاریخ ادیان شاہد ہے کہ ہر نبی اپنے زمانہ میں دیوانہ گردانا گیا۔ اس کی باتوں کو شیخ چلی کے خواب قرار دیا گیا۔ اس کی پیشگوئیوں کو مجنونانہ خیالات کہا گیا۔ مگر چونکہ وہ باتیں خدائی باتیں تھیں۔ ان کا بیان کرنے والا خود خدا تعالے کے حکم سے کھڑا ہوتا تھا۔ اس لئے آخر کار وہ ناممکن سمجھی جانے والی باتیں ممکن ہوگئیں اور جنہیں انہونی کہا جاتا تھا وہ واقعات کی صورت میں ظہور پذیر ہوئیں۔

حضرت نوح نے جب اپنے غلبہ کا اعلان کیا۔ تو کون اسے ماننے کے لئے تیار تھا۔ لوگ ان کے کشتی بنانے پر تمسخر کیا کرتے تھے۔ مگر آخر کیا ہوا؟ طوفان آیا۔ نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھی بچ گئے۔ اور معاندین غرقاب ہو گئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنی کامیابی کی خبر دی۔ تو کسے معلوم نہیں کہ قوم کے لوگ حقارت آمیز ہنسی ہنسے اور کہا کہ دیوانہ دیوانگی کے عالم میں ایسی محال بات زبان پر لا رہا ہے۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ انجام کار حضرت ابراہیمؑ ہی مظفر و منصور ہوئے اور ان کے دشمن ناکام و نامراد رہے۔ پھر حضرت یوسفؑ نے ایک خواب دیکھا تھا کتنا شاندار خواب تھا۔ کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ نادانوں نے اس کو شیخ چلی کا خواب کہہ کر منہ پھیر لیا۔ مگر حوادث نے اس کی تعبیر کو برحق ثابت کر دیا۔

آج سے تقریباً دو ہزار برس پیشتر حضرت مسیحؑ نے فلسطین میں انتہائی پریشانی اور درماندگی کے عالم میں برسر اقتدار یہود سے کہا تھا کہ میرے خدا نے فرمایا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ میرے ماننے والے جن کی ہستی آج کسی شمار میں نہیں منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ ذرا تصور تو کرو کہ اس اعلان پر شریر یہودیوں نے کس قدر قہقہے لگائے ہوں گے۔ اور کس طرح طنز آمیز طریق پر کہا ہوگا۔ کہ سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔ اور تا قیامت غلبہ کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ بلاشبہ نادان یہود کی بات کو زیادہ وزنی سمجھتے تھے۔ مگر آسمان کا خدا ان کے استہزا کی سزا کا فیصلہ کر چکا تھا۔ آخر کیا ہوا یہودی ابدی لعنت کے نیچے آگئے۔ اور ہر جگہ ذلیل ہو رہے ہیں۔ مگر مسیح کے ماننے والے ہر جگہ غالب اور فاتح ہیں۔ درحقیقت یہ سب کچھ اسی مبارک خواب کی تعبیر ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا تھا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت موسےٰ اور دیگر انبیاء کی زندگیوں پر نگاہ ڈالو تو تمہیں یہی نظر آئے گا کہ ابتداء میں ان کی بات کلام تھی۔ مگر چونکہ وہ خدا کی بات تھی اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اس لئے خدا نے اپنے وعدہ اور کلام کی سچائی کے لئے ان نبیوں کے ذریعہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کر دیا۔ یہ انقلاب، یہ نئی دنیا کی تخلیق جلد یا بدیر ہوئی۔ مگر ہو کر رہی۔ مخالف ان پیشگوئیوں کو خواب ہی سمجھتے رہے۔ مگر جب واقعات کی صورت میں ان کا تحقق ہوا تو ان کی آنکھ کھلی۔ سنت اللہ اسی طرح پر ہے کہ بعض اوقات نبی کی ظاہری فتوحات کا زمانہ جلد آجاتا ہے۔ اور بعض اوقات مصلحت الٰہی ان فتوحات کو ذرا دیر سے لاتی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی ہوگا کہ خدا کا وعدہ نصرت تبدیل ہو گیا ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ ولقد جاءک من نباء المرسلین (الانعام ع ۴) کہ ایک وقت تک دشمن ہنسی کرتے ہیں مگر آخر کار ہماری نصرت ان کے منہ پر مہر لگا دیتی ہے۔ اور نبیوں کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ یہ ہوتا آیا ہے۔ اور اسی طرح ہوتا رہے گا۔

اس سالانہ جلسہ کی افتتاحی تقریر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

”ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔ ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔“

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس عبارت کو نقل کر کے اسے ”چکیلا پروگرام اور شیخ چلی کا خواب“ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے ”تیس سال مرزا صاحب کے انتقال کو بھی گزر گئے نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیر نگیں آئی۔ نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا۔ نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ ہوا کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم سے مرزا صاحب کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔“ (اہلحدیث ۱۳ جنوری)

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ جماعت احمدیہ کا مقدس امام کس قدر شاندار الفاظ میں اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا اپنا اہم مقصد قرار دیتا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کس قدر پھپھسی زبان میں دون ہمتی کی باتیں کرتے ہیں۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بے شک تیس سال گزر گئے۔ بیشک کوئی حکومت دنیا وی ابھی تک احمدیت کے لئے قائم نہیں ہوئی۔ اور یہ بھی درست سہی کہ ایک دو ناکارہ انجمنوں نے احمدیوں کو ممبری سے الگ کر دیا مگر کیا اس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ناممکن ہے؟ کیا اس روحانی نظام کا قیام محض افسانہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ لاہوری یا امرتسری انجمن کا تو ذکر بھی اس جگہ زیبا نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہود کی مجلس اعلےٰ سنہیدریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو نہ صرف ممبری سے نکالا تھا۔ بلکہ اُن کے قتل کے فتوے دیئے تھے۔ اور بہت سے اولین مسیحی تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے تھے

باقی رہا یہ کہ تیس سال گزر گئے اور کوئی سلطنت دنیا زیرنگین نہیں آئی یہ بھی احمدیت کی سپرٹ کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ احمدیت یا اسلام دنیا میں جبر و استبداد کے لئے نہیں بلکہ صلح و آشتی کے ذریعہ خدا کے نام کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئے ہیں۔ دلائل اور معجزات سے روحانی انقلاب برپا کرنا احمدیت کا مدعا ہے۔ اور ہر بینا چشم دیکھ رہی ہے کہ یہ انقلاب بسرعت تمام برپا ہو رہا ہے اور احمدیت دن بدن دنیا میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ مولوی ظفر علی خان ایسے معاند نے احمدیت کے متعلق صاف لفظوں میں لکھا۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"

(زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اگر یہ انقلاب نہیں۔ تو بتلایا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں کیا ہوا تھا؟ مولوی صاحب کو یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ کے بعد اڑھائی سو سال تک بھی کوئی دنیوی سلطنت ان کے زیرنگین نہ آئی تھی۔ مگر ہم سب مانتے ہیں کہ خدا کا قول وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ درست تھا۔

غرض محض دنیوی سلطنت کا نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ احمدیت اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو رہی یا احمدیت کا یہ مقصد محض شیخ چلی کا خواب ہے۔ اگرچہ آج تمام علامات کے باوجود اسے خواب کہنا خود غلطی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ چلو اسے خواب ہی کہہ لو۔ مگر یہ وہ خواب ہے جو ہر نبی نے دیکھا۔ یہ وہ خواب ہے جو انبیاء کے دشمنوں کی نظر میں شیخ چلی کا خواب تھا۔ مگر آخر کار یہ خواب حقیقت ثابت ہوتا رہا ہے۔ اور آج بھی پورے طور پر حقیقت ثابت ہوگا فانتظروا انا معکم منتظرون

بہت ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے بالکل مایوس ہوں۔ اس لئے وہ یہ بھی کہہ دیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا نظام دوبارہ قائم ہو سکے جیسا کہ بہائی یا الحاد زدہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ اور شاید مولوی صاحب اپنی اندرونا حالت کے پیش نظر یہی عقیدہ رکھتے ہوں۔ اس لئے میں ان کے اپنے اخبار سے ہی ایک مضمون نگار کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔ مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی لکھتے ہیں۔

" اقامت صلوٰۃ۔ تنظیم جماعت۔ اطاعت امام یہ ساری چیزیں ایک سچے نمازی کے دل میں پیدا ہونی لازمی ہیں۔ جب ایسے پاک نفوس برسر ترقی ہو جاتے ہیں۔ تو وہ دنیاوی جور و استبداد کا تختہ الٹ کر حکومت الٰہی کا قیام عمل میں لاتے ہیں۔ غیر اللہ کی حکومتوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔ ان الحکم الا للّٰہ کا ڈنکا بجا دیتے ہیں۔ اور عدل و انصاف سے روئے زمین کو بھر دیتے ہیں۔ دنیا ایک دفعہ یہ تماشہ دیکھ چکی ہے۔ اور اسی موجودہ آسمان کے نیچے۔ اسی موجودہ زمین کے اوپر سارے کھیل کھیلے جا چکے ہیں۔ اور اگر فلسفہ کے اس مسئلہ میں کہ "تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے" کچھ صداقت ہے۔ تو دنیا پھر دوبارہ اس تماشہ کو دیکھے گی۔ اور ضرور دیکھیگی جب کہ موجودہ نظام عالم جس کی بنیاد جور و استبداد اور سرمایہ پرستی پر ہے۔ درہم برہم ہو جائے گا۔ اور عالم میں ہر طرف حکومت الٰہی کا دور دورہ ہوگا۔ ؎

سنۃ اللّٰہ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا
ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا"

(اہلحدیث ۶ جنوری ۱۹۳۹ء)

مضمون نگار کے الفاظ نہایت واضح ہیں۔ اور اگر انہیں درست مانا جائے تو یقیناً اہلحدیث بھی یہ چاہتے ہیں۔ کہ دوبارہ اسلام کو وہی پہلی سی شان و شوکت حاصل ہو۔ اور انشاء اللہ ضرور حاصل ہوگی۔ لیکن یاد رہے کہ وہ پہلی شان و شوکت بجز نبی کے ناممکن ہے۔ منہاج نبوت پر احمدیت کی ترقی جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک دشمن پکار نہ اٹھیں۔ کہ یا مسیح الخلق عدوانا آسمانی اور زمینی تغیرات سب احمدیت کی تائید پر جمع ہیں۔ اور خدا کا نوشتہ ضرور پورا ہوگا۔ مگر افسوس ان پر جو یہود کی طرح مسیح وقت کی ابتدائی جمالی شان کی وجہ سے ٹھوکر کھائیں اور گزشتہ تاریخ سے عبرت حاصل نہ کریں۔ وہ دن دور نہیں۔ کہ گالیاں دینے والے اور ریشہ دوانی کرنے والے منافق شرمندہ ہوں گے اور خدا کی بات پوری ہوگی اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت روحانی تمام دلوں پر قائم ہو جائے گی۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔

تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں زمیندار اصحاب کا حصہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے کثرت سے زمیندار احباب تحریک جدید میں شروع سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ کہ باوجود زمیندار ہونے کے وہ اپنی آمد کا پانچواں حصہ ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ چوہدری مرزا خان صاحب آباد کار چک ۲۶۔ ش شمالی جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ اپنی آمدنی کا ⅕ حصہ یوں دے رہے ہیں کہ نصف مقبرہ بہشتی میں اور باقی نصف میں سے آدھا چندہ تحریک جدید اور آدھا امانت تحریک جائیداد میں۔ ان کی طرف سے ہر ششماہی پر قریباً ایک سو روپیہ داخل ہوتا ہے۔ گویا وہ باوجود زمیندار ہونے کے ہر سال چندہ تحریک جدید میں پچاس روپیہ سالانہ ادا کر رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ۲۷ دسمبر کی تقریر سنکر انہوں نے کہا کہ تحریک جدید میں اضافہ کرکے سابقون الاولون میں شامل ہونا تو حضور نے بہت آسان کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے اس "موعود خلیفہ" پر ہزار در ہزار برکتیں نازل ہوں۔ اور اس تحریک نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں بھی شامل ہونے کا موقعہ عطا فرما دیا۔ میں باوجود کمی فصل کمی آمد اور زیادتی اخراجات کے سال پنجم کے لئے پانچ فیصدی کا اضافہ کرتا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

تحریک جدید سال پنجم میں بہت سی زمیندار اور شہری جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے وعدے تا حال موصول نہیں ہوئے۔ ۳۰ دسمبر کا خطبہ تمام جماعتوں اور افراد کو پہنچ چکا ہوگا۔ ہر جماعت کے تحریک جدید کے کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کی فہرست مکمل کرکے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور براہ راست پیش کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ دس فروری کا دن جو آخری تاریخ ہے۔ اور ۱۱ فروری مقامی ڈاک خانہ کی مہر ہونی چاہیئے۔ گذر جائے۔ اور بعد از وقت وعدہ آنے کی وجہ سے حضور کسی جماعت کے وعدے کو نامنظور فرما دیں۔ گزشتہ سالوں میں بعض وعدے بعد از وقت آنے کی وجہ سے حضور نے قبول نہیں کئے تھے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچہزار سپاہیوں میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے کارکنان کو اپنے اپنے وعدے فوراً بھجوانے چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

مغربی سیاسیات میں اُتار چڑھاؤ

اٹلی اور فرانس میں مابہ النزاع

ٹیونس اس وقت اٹلی اور فرانس کے مابین جھگڑا کی وجہ بن رہا ہے۔ یہ ملک شمالی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اور اٹلی سے بہت قریب ہے جزیرہ سسلی اس سے فرسٹ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ۱۸۸۱ء میں فرانسیسیوں نے اسے اپنے قبضہ میں کیا تھا۔ اور اس قبضہ میں انہیں انگلستان اور جرمنی کی امداد بھی حاصل تھی۔ اگرچہ اس زمانہ میں بھی اطالوی اس پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ لیکن فرانس کو چونکہ انگلستان اور جرمنی کی تائید حاصل تھی۔ اس لیے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

باایں ہمہ ٹیونس میں اطالوی آبادکار بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ جن میں تاجر کسان صناع۔ مزدور وغیرہ ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں فرانسیسیوں کی نسبت اطالوی لوگ زیادہ آباد ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد فرانسیسیوں نے کوشش کی۔ کہ اطالوی فرانسیسی شہریت اختیار کریں اطالوی مدبروں نے اس کے برعکس کوششیں شروع کیں۔ لیکن انہیں زیادہ کامیابی نظر نہ آتی تھی۔ یہ صورت دیکھ کر مسولینی نے روپیہ کی مدد سے کام لینا چاہا۔ چنانچہ اس علاقہ میں اطالوی حکومت کی طرف سے کئی فری سکول اور ہسپتال جاری کر دیئے گئے۔ آبادکاروں کی مالی امداد بھی کی گئی۔ اور اس طرح انہیں منظم و متحد کر لیا گیا۔ اور اس وقت یہ حالت ہے کہ اطالوی آبادکاروں میں سے ۹۹ فیصدی اطالوی قونصل جنرل کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ اور حکومت فرانس کے لئے مشکلات کا باعث بن رہے ہیں اور مختلف بہانوں سے شورش بپا کر رہے ہیں جسے مد نظر رکھتے ہوئے حکومت فرانس نے ان کے لئے فیسی اسٹ پوشاک پہننے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ اور ان کے پبلک مظاہروں اور نقل مکان پر بھی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

فرانس اور اٹلی کے مابین یہ کشمکش صرف ٹیونس کے علاقہ پر قبضہ کے سلئے ہی نہیں۔ بلکہ اس کی تہ میں ایک اور بات ہے۔ اس وقت بحیرہ روم میں اٹلی کے کئی بحری مستقر قائم ہیں مثلاً سسلی۔ سارڈینیا۔ ٹریپولی وغیرہ۔ اور اس لئے اسے اس سمندر میں بہت سا اقتدار حاصل ہے اگر ٹیونس بھی اس کے قبضہ میں آجائے۔ تو وہ جس وقت چاہے بحیرہ روم کو دوسرے ممالک کی آمد و رفت کے لئے بالکل بند کر سکتا ہے۔ اور برطانوی و فرانسیسی جہازوں کو نہر سویز سے جبرالٹر یا اس سے آگے بڑھنے سے روک سکتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بہت بڑا خطرہ یہ ہے کہ وہ جس وقت چاہے لیبیا یا مصر پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔

حال میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین روم گئے تھے۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ ان کا یہ سفر ان دونوں ممالک کی کشیدگی میں کمی کا باعث ہو سکیگا۔ لیکن یہ امید بھی بر آتی نظر نہیں آتی۔ یہ بات پایہ یقین تک پہنچی ہوئی ہے کہ ہٹلر اس بارہ میں مسولینی کی پشت پر ہے۔ اور اگرجیسا کہ خیال ہے فرانس نے سپین کی جمہوریت کی کوئی امداد کی۔ تو اسے بہانہ بنا کر وہ ٹیونس کے مسئلہ پر اٹلی کی مدد کا اعلان کر دے گا۔ فرانس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہم اپنے علاقہ میں سے ایک ایکڑ زمین بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن اس کے جواب میں اٹلی کے وزیر خارجہ سائینور گیانڈا نے اعلان کیا ہے کہ ہم ان گیدڑ دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہونگے اور وقت آنے پر دیکھیں گے کہ کون ہمارے رستہ میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ فرانس میں بھی اٹلی کے سلئے پبلک مظاہرے بکثرت ہو رہے ہیں لیکن حال میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی ایک تقریر میں جو کہا ہے۔ ہم کسی معاہدہ کے رو سے اس کے پابند نہیں ہیں۔ کہ اٹلی اور فرانس کی جنگ کی صورت میں فرانس کی امداد کریں۔ اس سے فرانس کے سیاسی حلقوں میں بہت مایوسی طاری ہو گئی ہے۔

اٹلی و جرمنی میں انقلاب کی توقع

لیگ آف نیشنز کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ایک رکن مسٹر ڈبلیو آرنلڈ فارسٹر برطانیہ کے مشہور مدبرین میں سے ہیں۔ اور جنگ عظیم کے ایام میں وزارت خارجہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ آپ نے حال میں لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ دو سال کے اندر اندر یا تو اٹلی یا جرمنی میں انقلاب عظیم برپا ہو جائے گا۔ اور یا پھر برطانیہ کو اپنی موجودہ پالیسی میں بھاری تبدیلی کرنی پڑے گی نیز آپ نے کہا ہے کہ اگر اٹلی ٹیونس کے مطالبہ میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس کے بعد وہ یقیناً مصر پر قبضہ کا مطالبہ کرنے لگیگا۔ اس کے علاوہ آپ نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ اسی سال امریکہ اور جاپان میں جنگ شروع ہو جائے گی۔ جس کی ابتداء جاپان کی طرف سے ہو گی۔ اور جاپان ہر ممکن ذریعہ سے امریکہ کو اپنے مقابل پر لانے کی کوشش کرے گا۔

فلسطین کانفرنس لندن

اس وقت تک کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شام اور لبنان کے سوا باقی تمام عرب ممالک کے نمائندے اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔ مفتی اعظم فلسطین کے حامیوں کی عرب ہائر کمیٹی آٹھ نمائندوں کا ایک وفد بھیج رہی ہے۔ لیکن اس نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی طرف سے جو باتیں پیش ہوں۔ وہی گفت و شنید کی بنیاد قرار پانی چاہئیں۔ نیز یہ کہ اس کمیٹی کو فلسطین کے عربوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا جائے۔ یاد رہے کہ فلسطین میں ایک پارٹی مفتی اعظم کی مخالف بھی ہے۔ جس کی قیادت فخری نشاشیبی کے ہاتھ میں ہے اور عربوں نے ملک میں جو متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اس کا مقرر کردہ ایک ٹریبونل اس کے لئے سزائے موت کا فیصلہ صادر کر چکا ہے۔ عرب ہائر کمیٹی کا مطالبہ ہے کہ اس پارٹی کا کوئی نمائندہ کانفرنس میں مدعو نہ کیا جائے۔ تاہم امید کی جاتی ہے کہ مصالحت کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا ہو جائیگی کیونکہ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔ اور یہ کانفرنس ناکام رہی۔ تو حالات بہت بگڑ جائیں گے اور فلسطین میں زیادہ سخت گیری دور شروع ہو جائے گا۔

عراق کے وزیر اعظم مفتی اعظم کے پاس بیروت گئے تھے۔ تا انہیں اس بات پر آمادہ کریں کہ فخری نشاشیبی کی پارٹی کی اس کانفرنس میں نمائندگی کو بھی گوارا کر لیں۔ اور ملاقات کرنے کے سلسلہ میں ۲۳ کو واپس قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں جس مقصد کے لئے گیا تھا۔ وہ پورا ہو گیا ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

پیرس سے ۲۲ جنوری کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی پارلیمنٹ میں امور خارجہ پر بحث کے دوران میں اس قدر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کہ کارروائی نصف گھنٹہ کے لئے ملتوی کرنا پڑی۔ تا ممبر صاحبان کا جوش ٹھنڈا ہو جائے۔ اس ہنگامہ کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ ایک سابق وزیر ایم پیری کاٹ نے اپنی تقریر میں بعض ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جن کا مطلب یہ نکل سکتا تھا۔ کہ گویا فرانس نازیوں کے حق میں ہے اس پر نازی جرمنی کے مخالف فریق نے اس پر شور مچا دیا۔ ایک ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی میں کبھی جمہوریت کا قیام عمل میں آیا ہی نہیں۔ جرمن سیاستدان صرف طاقت سے کام لینا اور زور کے ساتھ مخالف کو دبا دینا جانتے ہیں۔

ٹیونس کے زعماء کا اعلان

اخبار "الفلاح" کے نامہ نگار خصوصی نے ٹیونس کے سلطان احمد باے (حکمران تونس) اور دوسرے اکابر سلطنت سے ملاقات کی۔ اور ان سے اطالیہ و فرانس کی رقیبانہ کشمکش کے متعلق مبادلہ خیالات کیا۔ سلطان نے تو تمام ضروری سوالات کے جواب میں مبہم گفتگو سے کام لیا۔ لیکن اکابر نے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ ہماری حیثیت اس بکری کی سی ہے۔ جس کی جان چاہے اطالوی بھیڑیے کے قبضہ میں ہو۔ خواہ فرانسیسی قصاب کے ہاتھ میں ہو۔ دونوں خون بہائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیں اطالیہ و فرانس کی رقیبانہ کشمکش سے سروکار نہیں۔ اگر یورپی دنیا میں سیاسی دیانت کا احساس باقی ہے تو وہ پہلے ہمیں اس قابل بنا دے کہ ہم اپنی قومی ضروریات کے مطابق فرانس و اطالیہ میں سے کسی طاقت کو قابل ترجیح قرار دے سکیں۔ جب تک یہ صورت حال پیدا

خریداران "الفضل" جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء سے ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جن خریداران نے گزشتہ ماہ وی پی رکوا دئے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ وہ ۸ فروری ۱۹۳۹ء سے قبل اپنا اپنا چندہ بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا دفتر کو وی۔ پی روکنے کے لئے اطلاع دے دیں۔ اگر وہ ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت بھی اختیار نہ فرمائیں گے۔ تو ۱۰ فروری کو ان کے نام وی پی کر دئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا فرض ہوگا۔

اس فہرست میں بعض ان احباب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنے چندہ کی رقم ماہوار بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کرتے ہیں۔ ان کے اسماء کا اندراج محض اطلاع کی غرض سے ہے۔ تا وہ چندہ کی رقوم خود بخود بھجوا دیں۔ ان کے نام وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ خاکسار منیجر

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۷۷ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۳۷۵ منشی حامد حسین صاحب
۷۹۳ مولوی عمرالدین صاحب
۹۲۷ - بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۳۱ ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۷۴ منشی سلطان عالم صاحب
۱۷۷۱ - عبدالغفار صاحب
۱۷۰۵ - ڈاکٹر گوہرالدین صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۸۱۷ - چوہدری بشارت علی خان صاحب
۱۸۹۸ - میاں سراج الدین صاحب
۲۱۷۲ رحیم اللہ صاحب
۲۱۷۴ میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۷۶ - محمد عبدالرشید صاحب
۲۵۵۷ - محمد یوسف صاحب
۲۷۲۰ - میراں بخش صاحب
۲۹۸۵ - چوہدری غلام نبی صاحب
۳۲۲۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۳۵۱۵ - محمد شفیع صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خان صاحب
۳۷۷۹ - بابو محمد آمین صاحب
۳۸۴۸ شیخ رفیع الدین صاحب
۳۹۵۷ - محمد عزیز الدین صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الہی صاحب

۴۱۷۴ - ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب
۴۲۷۹ - بابو محمد شفیع صاحب
۴۴۲۳ منشی کریم بخش صاحب
۴۵۵۲ - خانصاحب نعمت اللہ خان صاحب
۴۸۲۹ - میاں محمد حسین صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۰۳۳ چوہدری سردار خانصاحب
۵۴۱۵ - ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب
۵۶۱۳ - کرم الہی صاحب
۵۸۲۴ - ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۸۳۹ - بابو محمد خانصاحب
۵۹۱۲ - بابو عبدالقدوس صاحب
۶۳۰۱ - شیخ حمید احمد صاحب
۶۳۲۷ - کریم بخش صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمن صاحب
۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۳۵۵ - ملک شیر بہادر صاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۷۳۹ - اسرار محمد ابرار محمد صاحبان
۷۷۵۵ - دی سیکرٹری صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۱۷ - چوہدری غلام حسین صاحب

۷۹۲۰ - مخدوم محمد طفیل صاحب
۸۰۲۰ - عبدالعزیز صاحب
۸۰۷۵ - رشید محمد صاحب
۸۰۸۶ - ڈاکٹر حاجی احمد یوسف زئی
۸۱۵۶ - شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۴۲ - ملک فیروز الدین صاحب
۸۳۱۰ - قاضی ظہور الدین صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۳۲۷ - حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۹۷ - سید فرزند علی صاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۶ - فقیر محمد صاحب
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین حیدر صاحب
۹۰۹۲ - ایم اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۵۷ - شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۸۰ - خادم حسین صاحب
۹۲۸۸ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۸۳ - غلام قادر صاحب
۹۴۲۲ - عبداللہ خانصاحب
۹۴۵۷ - شیخ محمد عمر صاحب
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ صاحب
۹۸۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۷۴ - عبداللہ صاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب

۹۹۰۲ - قمر الدین صاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۷ - شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۹۲ - شیخ صدیق احمد خانصاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ اے بشری
۱۰۲۰۶ - چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۸۴ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الہی خانصاحب
۱۰۴۵۹ - آغا محمد بخش صاحب ایم اے
۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خان صاحب
۱۰۵۶۵ - پیارا لال صاحب
۱۰۷۴۸ - بابو ولی محمد صاحب

۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۵ - پروفیسر محمد صاحب
۱۰۸۱۸ - چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری صاحب
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے چغتائی صاحب
۱۰۹۵۸ - عباد اللہ خانصاحب
۱۱۱۶۵ محمد احمد خانصاحب
۱۱۱۷۴ مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۵۳ چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶ - سیٹھ حاجی الیاس صاحب
۱۱۳۱۰ - منشی محمد الدین صاحب

۱۱۳۸۵ - عبدالعلیم صاحب
۱۱۵۰۷ - محمد سردار خانصاحب
۱۱۵۱۱ - محمد علی خانصاحب
۱۱۵۱۳ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۶۴ - ایم محمد عثمان صاحب
۱۱۶۶۸ - فدا حسین صاحب
۱۱۶۹۶ - ہری احمدیہ مسجد
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۱۵ - چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۷۹۶ - میاں امتیاز احمد صاحب
۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۸۶۸ - میراں اللہ صاحب

(باقی)

مبلغ ہانگ کانگ کا ایڈریس

مبلغ ہانگ کانگ کا نیا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

Ch. S. M. Ishaq Ahmadi P.O. Box 1668
Hong Kong.

ناظم تبلیغ بیرون ہند

سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کی ضرورت

سنسکرت کی اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے تین طلباء کی ضرورت ہے۔ ہر طالبعلم کو دس روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ دو مولوی فاضل ہونے چاہئیں اور ایک گریجویٹ۔ منشی فاضل پاس امیدوار بھی اپنی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ درخواستوں کے ساتھ نقول سرٹیفکیٹ اور جماعت کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ ناظر تعلیم و تربیت

احباب کا شکریہ

میری اہلیہ کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے افسوس اور ہمدردی کے خطوط مجھے ملے ہیں۔ نیز مجالس خدام الاحمدیہ مقامی و بیرونی کی طرف سے تعزیت کے ریزولیوشن مجھے موصول ہوئے ہیں۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان